سوال

ئے قنوت (186) یقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہیں؟ ۲۔ دعائے قنوت اونچی آواز سے پڑھی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ ہاتھ اُٹھائے جائیں؟

خ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیے ہوئے فرماتے ہیں:

تھ اٹھائے، عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے، جیسا کہ بیھقی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی اور اسے صحیح کہا ہے.

ی (210/2).

سینہ کے برابر ہاتھ اٹھائے اس سے زیادہ نہیں، کیونکہ یہ دعاء ابتھال یعنی مباہلہ والی نہیں کہ انسان اس میں ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ سے کام لے، بلکہ یہ تو رغبت کی دعاء ہے، اور وہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلائے کہ اس کی ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہوں...

ور اہل علم کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو ملا کر رکھے. جس طرح کہ کوئی شخص دوسرے سے کچھ دینے کا کہہ رہا ہو.

۲۔ دعائے قنوت اونچی آواز سے پڑھی جائے؟

قنوت نازلہ کی طرح قنوت الوتر کو بھی جہری وتر کی نماز جہری ہونے کی وجہ سے جہرا پڑھا جائے گا۔

۳۔ اگر ہاں تو پھر کیا دعائے قنوت کے لیے جو واحد کے صیغے استعمال کیے گئے ہیں، ان کو جمع میں بدلا جاسکتا ہے؟

اہل علم واحد کے صیغہ کی جمع کے صیغہ کے ساتھ تبدیلی کے قائل ہیں جبکہ بعض دوسرے قائل نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا یہ ہے کہ اگر تو مقتدی نے امام کی دعا پر آمین کہنا ہو تو پھر امام جمع کو صیغہ استعمال کرے۔ اور اگر سری دعا ہو تو پھر امام واحد کا صیغہ استعمال کرے جیسا کہ احادیث میر

۴۔ قنوت وتر کے لیے جو دعا ہمارے ہاں پڑھی جاتی ہے یعنی اللھم اہدنی فیمن ہدیت۔۔۔ اس کے آخر میں 'وصلی اللہ علی النبی' پڑھا جاتا ہے۔ کیا وہ صحیح ہے؟

خ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ر دعاء قنوت یہ ہے:

، علی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت وتر میں کہنے کے لیے کچھ کلمات سکھائے:

ہدِنی فیمن ہدَیت، وعافنی فیمن عافیت، وتولّنی فیمن تولّیت، وبارِک لی فیما أعطیت، وقنی شرّ ما قضیت، فإنک تقضی ولا یُقضی علیک، وإنہ لا یذلُّ من والیت، ولا یعزُّ من عادیت، تبارکت ربّنا وتعالیت، ولا منجا منک إلا إلیک»

رما، اور مجھے عافیت دے، اور میرا کارساز بن، اور تونے جو مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو تونے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، اور جس کا تو ولی بن جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، اور جس کے ساتھ تو دشمنی کرے

اور آخری جملہ "ولا منجا منک الا الیک" ابن مندہ نے "التوحید" میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھیں: ارواء الغلیل حدیث نمبر (426) اور (429).

بر (1425) سنن ترمذی حدیث نمبر (464) سنن نسائی حدیث نمبر (1746).

س دعاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے.

ن (4/14-52).

۵۔ اگر نہیں صحیح تو صحیح دعائے قنوت کی طرف رہنمائی فرمادیں۔

ہدِنی فیمن ہدَیت، وعافنی فیمن عافیت، وتولّنی فیمن تولّیت، وبارِک لی فیما أعطیت، وقنی شرّ ما قضیت، فإنک تقضی ولا یُقضی علیک، وإنہ لا یذلُّ من والیت، ولا یعزُّ من عادیت، تبارکت ربّنا وتعالیت، ولا منجا منک إلا إلیک»

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب